186

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Digitized By Khilafat Library Rabwah

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

لَعَلَّ اَن یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

قادیان

خطبہ نمبر ۳۰

پنجشنبہ

Esq. Ch. Fazl Ahmad Sb. B.A. B.T.
A.D. I. of Schools
Block No. 16
SARGODHA
Distt. Shahpur

مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۲۲ ماہ ظہور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ڈلہوزی سے فون پر پونے ۷ بجے شام دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے فالحمد للہ

اہل بیت اور باقی خدام بخیر و عافیت ہیں۔

قادیان ۲۲ ماہ اگست رمضان المبارک کے پہلے عشرہ کے اختتام پر قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے پہلے دس پاروں کا درس ختم کر دیا۔ اور اب مولوی ظہور حسین صاحب دوسرے دس پاروں کا درس دیتے ہیں۔

گیانی واحد حسین صاحب اور مولوی محمد اسمٰعیل صاحب بانگڑھی ڈگری گھمناں ضلع سیالکوٹ کے جلسہ سے واپس آ گئے۔

جلد ۳۳ | ۲۳ ماہ ظہور ۱۳۲۴ ہش | ۱۴ رمضان المبارک ۱۳۶۴ھ | ۲۳ اگست ۱۹۴۵ء | نمبر ۱۹۷

خطبہ جمعہ

جسمانی جنگ ختم ہوئی آؤ ہم روحانی جنگ کی تیاری کریں

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۷ ماہ ظہور ۱۳۲۴ ہش مطابق ۱۷ اگست ۱۹۴۵ء

بمقام ڈلہوزی

(مرتبہ: قریشی عبدالکریم صاحب)

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

دنیا میں

انسانی زندگی اور قوموں کی زندگی

پر مختلف دَور آتے رہتے ہیں۔ اور ہر دَور کے مطابق کچھ اعمال ہوتے ہیں۔ جب کوئی انسان ان اعمال کو اپنے وقت پر بجا لاتا ہے تو اسکے نتیجہ میں وہ تعریف و توصیف کا مستحق ہوتا ہے لیکن دوسرے موقع پر جب کام کا معین وقت گزر جائے۔ اس کی ادائیگی صحیح تصور نہیں کی جا سکتی۔ سوائے اس کے کہ کوئی مجبوری یا معذوری ہو۔ مثلاً جب ظہر کی نماز کا وقت آتا ہے۔ تو اس نماز کو جو شخص وقت پر ادا کرتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے انعام اور اسکی رضا کا مستحق ہوتا ہے۔ یا معذوری اور مجبوری کی حالت میں دو نمازیں جمع کی جا سکتی ہیں۔ جیسے ظہر و عصر مغرب و عشا کی نمازیں ہم یہاں جمع کر لیتے ہیں۔ کیونکہ عام طور پر بارش ہوتی رہتی ہے۔ اور پھر چڑھائی کی وجہ سے نہ صرف دور رہنے والے نمازیں شامل نہیں ہو سکتے۔ بلکہ "بیس" میں رہنے والوں کا بھی ہر نماز میں شامل ہونا مشکل ہے۔ اس لئے ہم نمازیں جمع کر لیتے ہیں تاکہ لوگ زیادہ تعداد میں شامل ہو سکیں۔ پس ظہر عصر اور مغرب عشا کی نمازیں جمع ہو سکتی ہیں لیکن صبح اور ظہر کی نمازیں جمع کر کے پڑھنا جائز نہیں۔ اور عشا اور صبح کی نمازیں جمع کر کے پڑھنا جائز نہیں۔

بہرحال جو شخص

نمازوں کو وقت پر ادا

کرتا ہے وہ انعام کا مستحق ہوتا ہے۔ لیکن جو شخص وقت پر ادا نہیں کرتا۔ اگر وہ ایسی مجبوری کی وجہ سے ادا نہیں کر سکتا۔ جس کی شریعت نے اجازت دی ہے۔ تو وہ دوسری نماز کے ساتھ ملا کر پڑھ سکتا ہے۔ مثلاً عصر کے وقت کوئی شخص بیہوش ہو جاتا ہے۔ یا لڑائی میں شامل ہو جاتا ہے۔ اور اسے فرصت نہیں ملتی۔ کہ وہ عصر کی نماز وقت پر پڑھ سکے۔ تو وہ

عصر کی نماز مغرب کے ساتھ

ملا کر بھی پڑھ سکتا ہے۔ عام حالات میں تو یہ جائز نہیں۔ لیکن اگر پیدا شدہ روک انسان کے تصرف سے باہر ہو۔ تو یہ طریق مجبوری کی وجہ سے جائز ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر کسی نے عصر کی نماز بالارادہ چھوڑ دی ہو۔ اور وہ اسے کسی دوسرے وقت پر ادا کرنے لگا ہو۔ تو یہ اس کے لئے جائز نہیں ہوگا۔ اسی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ عقیدہ تھا۔ کہ

فوت شدہ نمازوں کی قضا

کوئی اسلامی مسئلہ نہیں۔ درحقیقت یہ بعض آخری زمانہ کے مسلمانوں کی جہالت تھی۔ کہ وہ بالارادہ چھوڑی ہوئی نمازوں کے متعلق یہ سمجھتے تھے۔ کہ ہم ان کو دوسرے اوقات میں ادا کر سکتے ہیں۔ حالانکہ کوئی نماز

بالارادہ چھوڑی ہوئی نماز

کی قائمقام نہیں ہو سکتی۔ ہاں اس نماز کی قائمقام دوسرے وقت کی نماز ہو گی۔ جو معذوری اور مجبوری کی وجہ سے چھوٹ گئی ہو۔ اور وہ بھی معذوری اور مجبوری کے دور ہونے کے معاً بعد جو نماز کا وقت آئے۔ اس وقت اگر وہ وقت انسان سستی سے گزار دے۔ تو پھر نماز بھی نہ ہو سکیگی۔ غرض

وقت پر فرائض ادا کرنا

اپنے ساتھ بہت بڑی برکات لاتا۔ اور انسان کو بڑے بڑے فضلوں کا وارث بنا دیتا ہے ہمارے زمانہ میں آج سے تیس اکتیس سال پہلے ایک جنگ شروع ہوئی تھی۔ اور آج سے ۲۷ سال پہلے وہ لڑائی ختم ہوئی۔ وہ لڑائی ۱۹۱۴ء میں شروع ہوئی تھی۔ اور ۱۹۱۸ء میں ختم ہوئی۔ ۱۹۱۴ء پر ۳۱ سال گزر گئے ہیں۔ اور ۱۹۱۸ء پر ستائیسواں سال گزر رہا ہے۔ یہ لڑائی

خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک بہت بڑا عذاب

تھی۔ اس جنگ سے پہلے ہی خدا تعالیٰ نے اس بات کا اظہار فرما دیا تھا۔ کہ میں دنیا میں ایک تبدیلی پیدا کرنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پہلے سے خبر دے دی تھی۔ کہ زار اس وقت تباہ ہو جائے گا۔ دنیا پر ایک زبردست تباہی آئے گی۔ اور دنیا میں ایک عظیم الشان انقلاب پیدا کر دیا جائے گا۔ یہ لڑائی آئی اور چلی گئی لیکن ہماری جماعت نے اس سے وہ فائدہ نہ اٹھایا۔ جو اٹھانا چاہیئے تھا۔ چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ہم اپنے فرائض کو سمجھتے۔ اور

دنیا میں ایک روحانی انقلاب

پیدا کر دیتے۔ لیکن ہم میں سے بہتوں نے سستی اور غفلت سے کام لیا۔

جیسا کہ میں بتا چکا ہوں۔ صحیح کام وہی کہلاتا ہے۔ جسے بر وقت ادا کیا جائے۔ اور پھر عقلمند وہی ہوتا ہے۔ جو ہر تغیر کے مقابل پر اس کے مناسب حال اثر قبول کرے۔ مثلاً ایک شخص کسی کو کوئی چیز دیتا ہے۔ تو وہ اسے لے کر جزاکم اللہ کہتا ہے۔ اگر پھر وہ اسے چیز دیتا ہے۔ تو ضروری ہے۔ کہ وہ دوبارہ اسے جزاکم اللہ کہے۔

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے شائع کیا

ایڈیٹر: غلام نبی

Digitized By Khilafat Library Rabwah

یہ بچوں کی عادت ہوتی ہے۔ کہ وہ بار بار چیزیں تو لیتے جاتے ہیں۔ مگر بار بار شکریہ ادا نہیں کرتے۔ اگر بچے کو کوئی چیز دی جائے تو وہ جزاکم اللہ کہتا ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص اسے کوئی چیز دوبارہ یا سہ بارہ دے۔ تو وہ جزاکم اللہ نہیں کہتا۔ وہ ایک بار جزاکم اللہ کو ہی کافی سمجھتا ہے۔ اگر اس کے ماں باپ اس سے پوچھیں کہ تم نے جزاکم اللہ کیوں نہیں کہا تو وہ کہہ دیتا ہے۔ کہ میں نے جزاکم اللہ کہا تھا۔ وہ پوچھتے ہیں کب؟ تو کہتا ہے پہلی بار جو کہا تھا۔ لیکن عقلمند انسان

ہر نئے فعل کے مقابلہ میں ایک نیا جواب

پیش کرتا ہے۔ ہم خدا تعالےٰ کے قانون قدرت میں بھی دیکھتے ہیں۔ کہ ہر سورج جو چڑھتا ہے۔ اس کے مقابلہ میں زمین میں ایک نیا تغیر پیدا ہوتا ہے۔ ہر ہوا کے مقابلہ میں شگوفے اور پتے ایک نیا جواب پیش کرتے ہیں۔ اور ہر بارش جو برستی ہے۔ زمین اس کا نیا جواب پیش کرتی ہے۔ یہ نہیں کہ زمین کہے کہ پچھلے سال بارش ہوئی تھی۔ تو اس کے مقابلہ میں میں نے سبزی اگادی تھی۔ اس لئے اس سال نہیں اگاتی بلکہ ہر چھینٹا جو پڑتا ہے۔ زمین اپنے نئے نشو و نما سے اس کا جواب دیتی ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کے

ہر نئے فعل کا مومن کی طرف سے ایک نیا جواب

پیش ہونا چاہئے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ہماری جماعت چندہ دیتی ہے۔ ہماری جماعت تبلیغ کرتی ہے۔ ہماری جماعت نمازیں پڑھتی ہے۔ اور ہماری جماعت روزے رکھتی ہے۔ جس طرح وہ پہلی جنگ سے پہلے چندہ دیتی تھی۔ اسی طرح جنگ کے بعد بھی چندہ دیتی رہی۔ جس طرح جنگ سے پہلے تبلیغ کرتی تھی اسی طرح جنگ کے بعد بھی کرتی رہی جس طرح جنگ سے پہلے نمازیں پڑھتی تھی۔ اسی طرح اب بھی پڑھتی رہی۔ جس طرح جنگ سے پہلے روزے رکھتی تھی۔ اسی طرح جنگ کے بعد بھی رکھتی رہی۔ جو لوگ جنگ سے پہلے زکوتیں دیتے تھے۔ ان میں سے صاحب توفیق اب بھی دیتے ہیں۔ لیکن سوال یہ ہے کہ جو

نیا نشان

اللہ تعالیٰ کی طرف سے ظاہر کیا گیا تھا۔ اس کے مقابل پر کون سی

نئی چیز

ہماری طرف سے پیش کی گئی۔ زمین کو دیکھو وہ بے جان ہے۔ لیکن وہ ہر بارش کے مقابلہ میں نئی روئیدگی پیش کرتی ہے۔ وہ بے دل۔ بے دماغ اور بے جان چیز جو ان کے مقابل پر کچھ بھی حیثیت نہیں رکھتی۔ سمجھتی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آنیوالے ہر نئے چھینٹے کے مقابل پر میں نے ایک نیا جواب پیش کرنا ہے۔ اگر جنگل کی جھاڑیوں یا درختوں پر بارش ہوتی ہے۔ تو زمین کا وہ حصہ بارش کے مقابل پر نئی ڈالیاں اور نئے پتے پیش کرتا ہے۔ اگر جنگل کے گھاس پھونس پر بارش ہوتی ہے۔ تو اس بارش کے جواب میں زمین کچھ نیا گھاس پیدا کر دیتی ہے۔ کچھ نئی جھاڑیاں پیدا کر دیتی ہے۔ کچھ نئی ٹہنیاں پیدا کر دیتی ہے۔ اور اگر اس زمین میں جہاں بارش ہوتی ہے۔ پھلدار درخت ہوں۔ تو وہ بارش کے ان چھینٹوں کے مقابلے میں نئی خوشنمائی اور پہلے سے زیادہ حجم والے پھل پیش کر دیتے ہیں مگر انسان جو سب سے زیادہ عقلمند کہلاتا ہے۔ جو خدا تعالےٰ کے فضلوں کا سب سے زیادہ وارث ہے۔ اور جس کو خدا تعالیٰ نے اپنے انعامات دیئے ہیں۔ وہ خدا تعالیٰ کے کسی نئے فعل کے مقابل میں کوئی نیا جواب پیش نہیں کرتا حالانکہ قانون قدرت میں ہمیں کوئی چیز ایسی نظر نہیں آتی۔ جو ہر نئی تاثیر کے مقابلہ میں ایک نیا جواب پیش نہ کرتی ہو۔

لیکن انسان

جو سب سے زیادہ عقلمند ہے۔ اور جو خدا تعالیٰ کے فضلوں کا سب سے زیادہ وارث ہے وہی ہے جو ہر نئی چیز کے مقابلہ میں ایک نیا جواب پیش نہیں کرتا۔ پس یہ سوال نہیں کہ ہماری جماعت نے کیا نہیں کیا؟ بلکہ سوال یہ ہے کہ

ہماری جماعت نے کیا کیا؟

وہ ایک بہت بڑا موقعہ تھا جو جماعت نے ضائع کر دیا۔ اس جنگ کے نتیجہ میں جو خلا پیدا ہوا تھا اس کو پُر کرنے کے لئے آگے آنا چاہئے تھا۔ لیکن ہم نے اس موقع کو کھو دیا۔

جس طرح ایک شخص جب باوجود تندرست ہونے کے روزہ نہیں رکھتا۔ تو وہ دوبارہ اس کوتاہی کے بدلہ میں روزہ نہیں رکھ سکتا۔ اسی طرح اس جنگ کے بعد خلا کو پر نہ کرنے کی کوتاہی کا علاج ہم دوبارہ نہیں کر سکتے تھے۔ اگر ہمیشہ ہمیش کے لئے کوئی نیا واقعہ پیش نہ آتا یا زیادہ دن گزر جاتے۔ اور کوئی نیا نشان اللہ تعالیٰ کی طرف سے ظاہر نہ ہوتا۔ ہاں توبہ اور استغفار کر سکتے تھے۔ جس طرح بالارادہ روزہ نہ رکھنے والے وقت گزر جانے کے بعد روزہ نہیں رکھ سکتے۔ یا بالارادہ نماز چھوڑنے والے نماز کا وقت گزر جانے کے بعد نماز نہیں پڑھ سکتے۔ ہاں توبہ اور استغفار کر سکتے ہیں۔ اسی طرح اس جنگ کے بعد جو جواب ہونا چاہئے تھا۔ اگر اس جواب کو ہم نے خدا تعالیٰ کے سامنے پیش نہیں کیا۔ تو ہمارے پاس اب سوائے اس کے کوئی چارہ نہیں تھا۔ کہ ہم

توبہ اور استغفار کرتے رہیں

اور اپنی غفلت پر روتے رہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ہماری اس کمزوری کو دیکھ کر کہ یہ مردہ ملک اور مردہ قوم میں پیدا ہوئے ہیں۔ فرمایا کہ میں اس نشان کی

پنج بار چمک

دکھلاؤنگا۔ یعنی یہ لوگ ایک ایسی مردہ قوم کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ اور ایک ایسے مردہ ملک میں رہتے ہیں۔ کہ زندہ ملکوں اور زندہ قوموں کی طرح فوراً ایک نئے فعل کے مقابل پر نیا جواب نہیں دیتے۔ بلکہ اس مردہ اور سوکھی ہوئی ٹہنی کی طرح ہیں۔ جو ہر نئی بارش کے مقابل پر جواب پیش نہیں کر سکتی۔ بلکہ تین چار بارشوں کے بعد اس میں سبزی نظر آتی ہے۔ اور لوگ سمجھتے ہیں۔ کہ اب یہ ٹہنی لہلہانے لگ جائیگی۔ پس اللہ تعالیٰ نے ہماری جماعت پر رحم فرمایا اور اسکی کمزوریوں کو دیکھتے ہوئے فرمایا۔ میں اپنے نشان کی چمک پانچ دفعہ دکھلاؤنگا۔ ان پانچ نشانوں میں سے پہلا نشان کانگڑے کا زلزلہ ہے۔ دوسری دفعہ جنگ عظیم کا نشان ظاہر ہوا۔ جو ۱۹۱۴ء میں ہوئی۔ اس کے بعد بہار اور کوئٹہ کے زلازل آئے۔ اور اب چوتھی دفعہ پھر جنگ کے زلزلے کا نشان آیا۔ جواب ختم ہو گیا ہے۔

جہاں یہ زلزلہ دنیا کیلئے عذاب تھا وہاں ہم پر خدا تعالیٰ کا احسان بھی تھا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے نہ چاہا کہ گزشتہ نشانوں کے کھو جانیکی وجہ سے ہمیں ہمیشہ کے لئے رونا چھوڑ دے۔ خصوصاً ۱۹۱۴ء کے نشان پر باوجود اس کے کہ خدا تعالیٰ نے ۱۹۱۴ء میں ایسا نشان دکھایا تھا۔ جو مخفی نہیں تھا۔ جو کسی ایک انسان کے ساتھ تعلق رکھنے والا نہیں تھا۔ جو کسی ایک ملک کے ساتھ تعلق رکھنے والا نہیں تھا۔ بلکہ سارے ملکوں کے ساتھ تعلق رکھنے والا تھا۔ جو کسی ایک شہر کے ساتھ تعلق رکھنے والا نہیں تھا۔ بلکہ سارے شہروں کے ساتھ تعلق رکھنے والا تھا پھر بھی اس نشان اور اس بارش کے مقابلہ میں ہم نے نئی ڈالیوں اور نئے شگوفوں کے رنگ میں کوئی جواب نہیں دیا۔ تب خدا نے کہا یہ سوکھے ہوئے درخت ہیں۔ ان کیلئے ایک بارش کافی نہیں ان کے زندہ کرنے کیلئے ویسی ہی بلکہ اس سے بھی بڑی ایک اور بارش چاہئے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے

پھر ایک بہت بڑا زلزلہ

پیدا کر دیا اور ایک نیا نشان دکھلایا۔ پہلی جنگ تو اچانک آگئی تھی۔ اور جماعت کو اس کیلئے تیاری کا موقعہ نہیں ملا تھا۔ لیکن یہ جنگ خدا تعالیٰ نے اچانک پیدا نہیں کی۔ بلکہ ۱۹۳۴ء سے جب سے کہ تحریک جدید شروع ہوئی ہے۔ میں کہتا چلا آیا تھا۔ کہ ایک بہت بڑا تغیر پیدا ہونیوالا ہے۔ اور ایک بہت بڑا انقلاب رونما ہونیوالا ہے۔ اور میں جماعت کو یہ کہتا چلا آیا ہوں۔ کہ تم اس کیلئے تیار ہو جاؤ۔ اب کوئی بدبخت ہی ہوگا۔ جو اس نشان کے بعد یہ ارادہ نہ کرلے کہ وہ خدا تعالیٰ کے دین کیلئے اور اس فعل کے نتیجہ میں آنیوالے خلا کو پُر کرنے کیلئے ہمیشہ تیار رہیگا۔ اور اس نشان کے مقابلہ میں اپنی حالت میں

ایک نیا تغیر

پیدا کریگا۔ جس طرح گلاب کا پودہ اپنے میں سے گلاب کا ایک تازہ پھول نکال دیتا ہے۔ اور چنبیلی کا پودہ اپنے میں سے چنبیلی کا ایک نیا پھول نکال دیتا ہے۔ اسی طرح ہمیں بھی یہ ارادہ کر لینا چاہئے۔ کہ ہم خدا تعالیٰ کے اس نشان کے بعد اپنے ایمان کا نیا مظاہرہ کرینگے۔ ہمیں یہ ایک خاص موقع ملا ہے ہمیں چاہئے کہ ہم اپنی پہلی کوتاہیوں اور سستیوں کو دور کریں۔ ایسا نہ ہو کہ اس شخص کی طرح جو بالارادہ روزے نہیں رکھتا۔ اور وہ اگلے رمضان سے پہلے مر جاتا ہے۔ تو وہ توبہ لیکر تو خدا کے سامنے جا سکتا ہے لیکن روزے لیکر خدا کے سامنے نہیں جا سکتا ہم بھی

ندامت کے آنسو

لیکر تو اس کے سامنے جائیں۔ لیکن عقیدت کے پھول اسکے سامنے پیش نہ کر سکیں۔ اگر ہم اس جنگ کے آنے سے پہلے مر جاتے تو ہم ندامت لیکر ہی خدا تعالیٰ کے سامنے جا سکتے تھے لیکن اس نشان کے مقابلہ میں ایمان کے جو پھول نکلنے چاہئیں تھے۔ وہ ہم اسکے سامنے نہیں رکھ سکتے تھے۔ ہم آنسو لیکر تو خدا تعالیٰ کے سامنے جا سکتے تھے اور کہہ سکتے تھے کہ ہم نے تیرے ایک نشان کو دیکھا۔

185

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اور اس کے نتیجہ میں کوئی کام نہ کیا۔ ہم اپنے فعل پر نادم ہیں۔ لیکن

عقیدت اور محبت کا کوئی تحفہ

اس کے سامنے پیش نہیں کر سکتے تھے۔ اب تم خود غور کر لو۔ ان دونوں باتوں میں کتنا عظیم الشان فرق ہے۔ کہاں خدا تعالےٰ کے سامنے ندامت کے آنسو پیش کرنا اور کہاں اس کے مقابلہ میں خدا تعالےٰ کے سامنے ایمان کے پھول پیش کرنا۔ اب اگر اس واقعہ سے پہلے ہم پر موت آجاتی۔ یا یہ واقعہ ہوتا ہی نہ تو ہم خدا تعالےٰ کے سامنے ندامت کے آنسوؤں کے سوا کیا پیش کر سکتے تھے۔ لیکن اب خدا تعالےٰ نے آسمان سے دوبارہ بارش نازل کر دی ہے اور دوبارہ

ایک عظیم الشان نشان

ظاہر کر دیا ہے۔ تاکہ ہم خدا تعالےٰ کے سامنے ندامت کے آنسو ہی پیش نہ کریں۔ بلکہ اس بارش کے مقابلہ میں اپنی نمازوں اور روزوں اور نیکیوں کی ڈالیوں سے نئے پھول پیش کر سکیں۔ پس ہماری جماعت کے ہر فرد کا اگر اس میں ایمان کا ایک ذرہ بھی باقی ہے فرض ہے کہ ان حالات کو سمجھتے ہوئے وہ ارادہ کرے کہ میں اپنے اندر ایسا تغیر پیدا کرونگا۔ کہ جس سے وہ خلا جو خدا تعالےٰ نے پیدا کیا ہے پُر ہو جائے۔ اگر ہم خدا تعالےٰ کے پیدا کئے ہوئے اس خلا کو پُر نہیں کرینگے۔ تو یہ وقت بھی گزر جائیگا۔ اور اگر ہم نے اسکو کھو دیا۔ تو یہ ہماری

سخت بیوقوفی اور بدقسمتی

ہوگی۔ پس میں جماعت کو پھر اس طرف توجہ دلاتا ہوں۔ اور ایسے وقت میں توجہ دلاتا ہوں جبکہ جنگ کے بعد یہ قریب ترین وقت ہے اور جنگ کے بعد یہ پہلا خطبہ ہے۔ جس کے پڑھنے کا مجھے موقعہ ملا ہے۔ اب تم میں سے ہر فرد کا یہ فرض ہے۔ کہ بجائے اس کے کہ وہ آرام کا سانس لے۔ اپنی کمر ہمت کس لے۔ اور سمجھ لے کہ یہ آرام کا وقت نہیں۔ بلکہ کام کا وقت ہے۔ جنرل سلم جو برما فرنٹ کے کمانڈر ہیں۔ ان کا یہ فقرہ کیا ہی اچھا ہے۔ جب جرمنی کی جنگ ختم ہوئی۔ تو ان کے سٹاف کے لوگوں میں اسیر رائے زنی ہونے لگی تھوڑی دیر کی گفتگو کے بعد جنرل اٹھے۔ اور کہا دوستو جنگ ختم ہو گئی۔ آؤ ہم جنگ کی تیاری کریں۔ یہی فقرہ اس وقت ہر مخلص احمدی کو اس طرح الفاظ بدلکر کہنا چاہیئے۔ جسمانی جنگ ختم ہوئی آؤ ہم روحانی جنگ کی تیاری کریں۔

یاد رکھو خدا تعالےٰ کیطرف سے بارش نازل ہو چکی ہے۔ اب خدا تعالےٰ کی پیدا کی ہوئی ہر جھاڑی یا بوٹی کا یہ کام ہے۔ کہ وہ اس کے مقابلہ میں

عقیدت کے پھول

پیش کرے۔ عقیدت کے پھول پیش کرنا ہماری زبان میں ایک محاورہ ہے۔ عام طور پر یہ محاورہ محض لطیفہ کے طور پر بولا جاتا ہے۔ مگر ہمارے معاملہ پر تو یہ لفظاً لفظاً چسپاں ہو سکتا ہے۔ پس عقیدت کے پھول پیش کرنے کے لئے ہم میں سے ہر ایک کو تیار ہونا چاہیئے اور پختہ ارادہ کر لینا چاہیئے۔ کہ ہر قسم کی قربانی کرنے کے لئے میں تیار رہونگا۔ اور حقیقی اسلام یعنی احمدیت کو دوبارہ دنیا میں قائم کرونگا۔ اس کے متعلق بہت کچھ تفاصیل میں بیان کر چکا ہوں۔ اور بہت کچھ ابھی رہتی ہیں۔ جن کو خدا تعالےٰ نے زندگی دی۔ تو آئندہ بیان کر دیا جائیگا۔ لیکن ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ تم میں سے ہر شخص جو اس خطبہ کو سن رہا ہے۔ اور ہر وہ شخص جس کو یہ خطبہ پہونچے۔ وہ اپنے دل میں تہیہ کر لے کہ میں صرف سابقہ غفلت اور ندامت پر آنسو نہیں بہاؤنگا۔ بلکہ اب جو نیا موقعہ پیدا ہوا ہے اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے خدا تعالےٰ کی طرف سے آنے والی بارش کے مقابلہ میں اپنی عقیدت کے نئے پھول پیش کرونگا۔ اگر جماعت ایسا کرے۔ تو

ہماری کامیابی

میں کوئی شبہ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ہمارے ارادے کے ساتھ خدا تعالےٰ کا ارادہ بھی شامل ہو چکا ہے۔ اور جہاں دو چیزیں مل جائیں وہاں کامیابی بالکل یقینی ہوتی ہے۔ چاہیئے کہ تم میں سے ہر شخص حسب توفیق صبح۔ شام یا دوسرے دن یا ہفتہ یا مہینہ یا سال میں ایک بار

اپنے نفس سے سوال

کرے کہ کیا اس جنگ عظیم کے نشان کے بعد میں نے کوئی نیا پھول خدا تعالےٰ کے حضور میں پیش کیا ہے۔ جو اس سے پہلے میں پیش نہ کیا کرتا تھا۔ مجھے اس وقت اس سلسلہ میں

ایک لطیفہ

یاد آگیا ہے۔ جو ہے تو معمولی لیکن میرے دل پر بڑا اثر رکھتا ہے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ میں عصر کی نماز پڑھ کر مسجد مبارک کی سیڑھیوں سے اتر رہا تھا۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ سامنے چوک میں کھڑے تھے۔ آپ نے مجھے اترتے دیکھ کر آواز دی۔ میاں ادھر آؤ۔ ایک شخص میاں بگا ہوا کرتا تھا۔ جو اب فوت ہو چکا ہے۔ وہ بھی حضرت خلیفہ اول رض کے پاس ہی کھڑا تھا۔ حضرت خلیفہ اول رض نے مجھے بلا کر فرمایا۔ میاں بگا مجھے ملا ہے۔ اور کہتا ہے۔ کہ میرے نکاح کا سب انتظام ہو گیا ہے۔ صرف تھوڑی کسر باقی ہے وہ آپ پوری کر دیں۔ اسپر میں نے اسے مبارکباد دی اور پوچھا کہ کیا انتظام ہوا ہے۔ تو اس نے کہا کہ میں بھی نکاح کے لئے راضی ہو گیا ہوں۔ اور میری ماں بھی راضی ہو گئی ہے۔ اب آپ لڑکی اور روپے کا انتظام کر دیں۔ پھر حضرت خلیفہ اول رض نے فرمایا۔ دو کا انتظام تو میاں بگے نے خود کر لیا ہے۔ اور دو کا انتظام تم کر دو۔ تو دیکھو لوگ بغیر کسی سامان کے بھی

کامیابی کی امیدیں

باندھ لیتے ہیں۔ لیکن ہماری کامیابی تو یقینی ہے کیونکہ خدا تعالےٰ اسکا فیصلہ کر چکا ہے۔ اب ہمارا کام ہے۔ کہ ہم بھی فیصلہ کر لیں۔ کہ خدا تعالےٰ ہم میں جو تبدیلی پیدا کرنا چاہتا ہے۔ اس کے مطابق ہم اپنے آپکو ڈھالیں گے۔ جسطرح خدا ہم میں تبدیلی پیدا کرتا چلا جائیگا۔ اسی طرح ہم تبدیل ہوتے چلے جائینگے۔ اور چونکہ یہ کام خدا تعالےٰ کے فیصلہ کے مطابق ہوگا۔ اس لئے ہماری کامیابی میں کوئی شبہ ہی نہیں ہو سکتا۔ دنیا میں لوگوں کی یہ حالت ہوتی ہے۔ کہ محض خیالی باتوں سے ہی خوش ہو جاتے ہیں۔ اور اپنی کامیابی کی خوابیں دیکھنی شروع کر دیتے ہیں۔ ہٹلر کو دیکھو اسے

تمام دنیا فتح کرنے کا خیال

تھا۔ حالانکہ دنیا کی تمام بڑی بڑی سلطنتیں اس کے خلاف تھیں۔ اسکے پاس کچھ فوج تھی۔ اور کچھ سائنسدان تھے۔ مگر اتنی سی بات پر اس نے سمجھ لیا۔ کہ میں جیت جاؤنگا۔ اسی طرح

جاپان کیا تھا۔

ایک مردہ اور اپنے ملک سے نہ نکلنے والی قوم تھی۔ مگر چالیس سال کے اندر اس میں بیداری پیدا ہوئی۔ اور اس قوم کے افراد نے تھوڑی سی بیداری سے یہ سمجھ لیا۔ کہ ہم ساری دنیا کو مٹا دینگے سارے ایشیا کو غلام بنالیں گے۔ اسنے خیال کیا کہ ہماری دو چار میٹھی باتوں سے لوگ سمجھیں گے۔ کہ ہم ان کو آزاد کرانے آئے ہیں۔ اور ہمارے حملوں کو دیکھ کر کوئی یہ خیال نہیں کریگا۔ کہ ہم انہیں غلام بنانے آئے ہیں۔ جب لوگ اتنے چھوٹے چھوٹے واقعات پر اتنی امیدیں باندھ لیتے ہیں۔ تو ہماری کتنی بدقسمتی ہوگی۔ کہ ہم اپنی کامیابی کی امید نہ رکھیں۔ جبکہ خدا تعالےٰ اس کامیابی کا فیصلہ کر چکا ہے۔ اب ہمارا کام ہے کہ ہم بھی

اپنے اندر تغیر پیدا کرنے کا فیصلہ

کرلیں۔ جب خدا کا فیصلہ اور مومنوں کا فیصلہ دونوں اکٹھے ہو جائیں۔ تو پھر کوئی طاقت انکا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ پس اب کامیابی کا تمام تر انحصار ہمارے اپنے فیصلہ پر ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سنایا کرتے تھے کوئی اندھا تھا وہ کچھ ساتھیوں سمیت ایک سرائے میں ٹھہرا۔ اور کسی ساتھی کے ساتھ باتیں کرنے لگا۔ باتیں کرتے کرتے بہت رات ہو گئی۔ ایک اور شخص حافظ کی باتیں سن سنکر تنگ آگیا۔ اور کہا حافظ جی بہت رات ہو گئی ہے اب سو جائیں۔ حافظ جی نے جواب دیا سونا کیا ہے چپ ہی ہو رہنا ہے۔ یعنی سونا نام ہے آنکھیں بند کر لینے اور چپ ہونے کا۔ آنکھیں تو پہلے ہی بند ہیں۔ اب صرف زبان ہی کو روکنا ہے۔ جس طرح سونا نام ہے خاموش ہو جانے کا اور آنکھیں بند کر لینے کا۔ اسی طرح

قومی کامیابی

نام ہے خدا تعالےٰ اور مومنوں کے ارادوں کے مل جانے کا۔ خدا تعالےٰ تو ارادہ کر چکا ہے۔ اب ہماری کامیابی صرف یہ ہے۔ کہ ہم بھی ارادہ کر لیں۔ اگر ہم ارادہ کر لینگے تو ضرور کامیاب ہو جائینگے۔ لوگ کامیابی کے لئے پہلے خود ارادہ کرتے ہیں۔ اور پھر خدا تعالےٰ کے آگے ناک رگڑتے ہیں۔ اور پھر بھی وہ کامیاب ہو جاتے ہیں۔ لیکن ہمارے لئے کتنی سہولت ہے کہ خدا تعالےٰ کا ارادہ پہلے سے ہو چکا ہے اب ہمارا ارادہ جو چھوٹی سی چیز ہے باقی ہے۔ اسکے بعد دنیا فتح ہو جائیگی۔ پس چاہیئے کہ ہم ارادہ کر لیں۔ اور ہر قسم کی

ہر قربانی کے لئے تیار ہو جائیں

کیونکہ جو لوگ قربانی کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ ہماری قربانی کی مثال ایسی ہی ہے جیسے خدا تعالےٰ ایک لاکھ روپیہ کسی کے سامنے پیش کرے اور کہے کہ اس میں ایک روپیہ ڈالدو تو ایک لاکھ روپیہ تمہارا ہو جائیگا۔ لیکن وہ ایک لاکھ روپیہ میں ایک روپیہ ڈالکر ایک لاکھ ایک روپیہ لینے کے لئے تیار نہ ہو۔ اور سمجھتا ہو کہ ایک روپیہ اپنے پاس رکھنے میں ہی میری کامیابی ہے۔ اس سے زیادہ نادان کون ہوگا۔ جس کے لئے خدا تعالےٰ اپنی ساری قدرت پیش کرے اور کہے کہ اپنا ایک روپیہ اس ایک لاکھ میں ڈالدو۔ تو یہ سارا روپیہ تمہارا ہو جائیگا۔ لیکن وہ اس کے لئے تیار نہ ہو۔ پس ہماری جماعت کے لئے ضروری ہے کہ موجودہ خلا کو پُر کرنے کے لئے تیار ہو جائے۔ اور اپنے ارادہ کو خدا تعالےٰ کے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

روزہ کا اثر صحت جسمانی پر

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ رمضان کے متعلق فرماتا ہے۔ اِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ۔ کہ اگر میرے بندے میرے متعلق پوچھیں۔ تو کہدے میں قریب ہی ہوں یوں تو اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہی انسان کے قریب ہوتا ہے۔ مگر رمضان کے ایام میں خاص طور پر قربت کا اظہار کیا گیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ رمضان میں روزہ دار کو تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ کے ماتحت اللہ تعالیٰ سے زیادہ مشابہت حاصل کرنے کا موقعہ بہم پہنچتا ہے۔ وہ کھانا کھا سکتا ہے۔ وہ پانی پی سکتا ہے۔ مگر محض اللہ تعالیٰ کی رضاء کی خاطر ایک معین وقت تک نہ کھاتا ہے۔ نہ پیتا ہے۔ اور جس حد تک انسان کے لئے ممکن ہے۔ اللہ تعالیٰ سے مشابہت پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ چونکہ مماثلت میں قربت پائی جاتی ہے۔ اس لئے مماثلت اختیار کرنے کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ کہ میں روزہ داروں کی دعائیں قبول کرتا ہوں۔ جب وہ مجھے پکارتے ہیں۔

پس رمضان المبارک سے ایک فائدہ تو یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اور ملائکہ سے مشابہت پیدا ہوتی ہے۔ دوسرے خدا تعالیٰ کی قربت حاصل ہوتی ہے۔ اور تیسرے دعائیں زیادہ قبول ہوتی ہیں۔ یہ تو روحانی فوائد ہیں۔ جسمانی طور پر بھی کئی فوائد مرتب ہوتے ہیں۔ مثلاً یہ کہ انسان تکالیف اور شدائد برداشت کرنے کا عادی ہو جاتا ہے۔ غرباء اور مفلوک الحال لوگوں کے مصائب کو محسوس کر سکتا ہے۔ اور اس کے دل میں رحم اور شفقت کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ کئی ایک بیماریوں سے نجات حاصل ہو کر صحت اور تندرستی نصیب ہوتی ہے۔ کئی ایک زہر اس طرح انسانی جسم سے خارج ہوتے ہیں۔

غرضیکہ روزہ روحانی لحاظ سے روح کی ترقی کے لئے نہایت مفید ہے۔ اور جسم کی نشوونما اور صحت کے لئے نہایت مجرب نسخہ۔ اور اس صداقت کا اعتراف موجودہ زمانہ کی نہایت ترقی یافتہ طبی دنیا شاندار الفاظ میں کر رہی ہے۔ چنانچہ ماہ جون کے انگریزی مجلہ (Health) میں لکھا ہے۔

"زیادہ نہیں تو ہفتہ میں ایک بار ضرور ہی روزہ رکھنا چاہئے۔ کیونکہ غذاؤں کی وہ سمیت یا کثافت جس کا مشاہدہ کیمیاوی تجزیہ کے ذریعہ ہزار بار ہو چکا ہے۔ اور جو کسی نہ کسی مقدار میں اعصاب پر اثر انداز ہوئی ہے۔ غذا نہ ملنے کے باعث سوخت ہو جاتی ہے۔ اور وہ امراض پیدا نہیں ہوتے۔ جو اس کی معتدبہ مقدار کے بعد پیدا ہونے چاہئیں روزہ رکھنے سے بظاہر کمزوری محسوس ہوتی ہے۔ مگر اس کا خیال نہ کرنا چاہئے کیونکہ اعصاب پر اس کا اثر عارضی ہوتا ہے۔ اور غذا کے بعد جو توانائی ان میں نفوذ کرتی ہے۔ وہ عارضی نہیں ہوتی"

غرض یہ ایک ثابت شدہ حقیقت ہے۔ کہ روزہ بہت سی بیماریوں کا علاج ہے موجودہ تحقیق نے ثابت کیا ہے۔ کہ ذیابیطس کے مریض کو روزے رکھنے سے آرام ملتا ہے۔ اس کے علاوہ جو لوگ تکلیف دہ صورت میں موٹے ہوتے ہیں۔ ان کے لئے بھی اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔

۹ اگست کے اخبار "احسان" میں ایک ڈاکٹر کے جو خیالات و تجربات شائع ہوئے ہیں۔ وہ درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ لکھا ہے۔

(۱) جسم انسانی میں ایک خاص قسم کا زہر پیدا ہوتا ہے۔ جو کسی بھی دوا اور غذا سے فنا نہیں ہوتا۔ جب تک جسم میں خاص قسم کی حرارت پیدا نہ ہو۔ اور یہ حرارت بھوک کی حالت میں پیدا ہوتی ہے۔ اور اگر کچھ عرصہ کے لئے پانی بھی بند کر دیا جائے۔ تو وہ حرارت شدت اختیار کر لیتی ہے۔ پس یہی وہ حرارت ہے۔ جو اس انسانی زہر کو فنا کرتی ہے جس کو کوئی اور دوا یا زہر فنا نہیں کر سکتا۔

(۲) انسان کے جسم میں تقریباً ہر عضو کی ساخت میں ایک خاص قسم کی رطوبت ہوتی ہے۔ جو بلغم کی صورت اختیار کر لیتی ہے۔ اور یہی بلغم ایسی چیز ہے۔ جو جوانی اور بڑھاپے میں حد فاصل ہے۔ یعنی بلغم کی زیادتی ہی جسم کو بڑھاپے کی شکل میں تبدیل کر کے اس میں کمزوری اور بدصورتی پیدا کر دیتی ہے۔ جب تک بدن میں بلغم کی زیادتی نہ ہو۔ انسان جوان حسین اور طاقتور رہتا ہے۔ روزہ کی حالت میں جب بھوک پیاس لگتی ہے۔ تو اعضاء اپنی ضرورت کے مطابق رطوبات طلب کرتے ہیں۔ اور جب وہ نہیں ملتیں۔ تو مجبوراً ان رطوبات کو جذب کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ جو ان کی ساخت اور بافت میں رکی ہوتی ہیں۔ پھر ان میں سے خراب رطوبات کی اصلاح ہو جاتی ہے۔ اور ناکارہ مواد باہر نکال دیئے جاتے ہیں۔ اسی لئے بعض آدمی ماہ رمضان میں دبلے بھی ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ ان کی وافر رطوبات جسم سے خارج ہو جاتی ہیں۔

(۳) طویل عمری۔ طاقت اور صحت کے لئے جسم انسان کو ایک خاص مقدار میں حرارت کی ضرورت ہے۔ جو ہم غذا ہوا اور سورج سے پورا کرتے رہتے ہیں۔ لیکن جیسے یہ حرارت پیدا ہوتی ہے۔ ویسے خارج بھی ہوتی رہتی ہے۔ اور جب یہ ضرورت سے زائد ختم ہو جاتی ہے۔ تو طاقت صحت اور عمر ختم ہو جاتی ہے۔ جسم میں حرارت پیدا کرنے اور محفوظ رکھنے کا ایک طریق یہ بھی ہے۔ کہ ہم کچھ عرصہ تک خورد و نوش بند کر دیں۔ جس سے صحت۔ طاقت اور جوانی قائم رہتی ہے۔ لیکن یہ سب کچھ اسی وقت حاصل ہو سکتا ہے۔ جبکہ روزے مسلسل کچھ عرصہ تک رکھے جائیں۔ صرف ایک دو یوم میں یہ فائدے حاصل نہیں ہو سکتے۔

ضمناً اس بات کا ذکر کر دینا بھی ضروری ہے کہ جس طرح سحری کے وقت زیادہ شکم پری مضر ہے۔ اسی طرح افطاری کے وقت زیادہ ٹھنڈی اشیاء کا استعمال بھی ضرر رساں ہے۔ اس سے پیدا شدہ حرارت زائل ہو جاتی ہے۔

(منیر احمد ونیس)

خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے انتظامات

سالانہ اجتماع کے موقعہ پر صدر خدام الاحمدیہ کی طرف سے جملہ منتظمات۔ بلاک لیڈرز۔ نمائندگان مجالس بیرون۔ قائدین۔ زعماء بیرونی و مقامی خدام کو یہ ہدایت جاری کی جاتی ہے۔ کہ سالانہ اجتماع کے اختتام پر اجتماع کے انتظامات وغیرہ سے متعلق تاثرات۔ تجربات۔ تکالیف۔ شکایات۔ ضروری تجاویز وغیرہ مرکز میں بھجوائیں۔ تاکہ آئندہ کے لئے انہیں مفید بنایا جائے۔ غیر خدام زائرین سے بھی عرض کیا جاتا ہے۔ چنانچہ گذشتہ سالانہ اجتماع کے متعلق آراء مرکز میں محفوظ ہیں۔ مجلس عاملہ مرکزیہ نے سال رواں کے بیسویں اجلاس میں ایک سب کمیٹی ملک عطاء الرحمٰن صاحب منتظم مقام اجتماع (صدر سب کمیٹی) شیخ ناصر احمد صاحب منتظم صفائی و آب رسانی (سکرٹری سب کمیٹی) چوہدری ظہور احمد صاحب منتظم سپلائی پر مشتمل تجویز ہوئی تھی۔ اس غرض کے لئے سب کمیٹی یہ آراء یکجائی صورت میں مجلس عاملہ میں پیش کرے سب کمیٹی نے اپنی رپورٹ اس سال کے تینتیسویں اجلاس میں پیش کی۔ آمدہ آراء اور تجاویز میں سے بعض ضروری اور مفید حصے حسب ذیل طریق سے منظور کئے گئے۔

مقام اجتماع

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے ماتحت آئندہ ہر اجتماع پر خدام اپنے اپنے گروپوں میں بیٹھا کریں۔ سالانہ اجتماع کے مختلف مواقع پر خدام جب جمع ہوں۔ تو مجالس کیلئے پہلے سے جگہوں کی تعیین کر دی جائے۔ خدام جتنا ذاتی سامان اپنے ہمراہ مقام اجتماع میں لے جائیں اس کا پرمٹ لیکر جائیں۔ تاکہ وہ اسی پرمٹ میں درج شدہ سامان کے مطابق سامان لے جانیکی اجازت ہو۔ مجالس کے خیمے نماز جمعہ سے قبل نصب ہو کر سامان کے ساتھ تیار ہو جائیں تاکہ باقاعدہ پروگرام جمعہ کے بعد شروع ہو سکے۔

اجتماع میں سٹیج کے قریب انصار حضرات اور بزرگان سلسلہ کے لئے باقاعدہ بیٹھنے کا انتظام کیا جائے تمام مرکزی عہدیداران کی رہائش ان کے ذاتی خیموں میں ہونی چاہیئے۔ نہ کہ کسی اور جگہ یا دفاتر میں۔

سپلائی

گذشتہ سال سپلائی کا انتظام بہت حد تک ناقص تھا۔ وہ اشیاء جو عارضیہ لینی ہوں ان کے علاوہ باقی چیزیں ایک ماہ قبل خرید کر سٹور کر لیجائیں۔

خوراک

تقسیم خوراک کے طریق کی پوری تفصیل مجالس میں بھجوا دی جائے۔

روشنی

گذشتہ سال روشنی کا انتظام تسلی بخش نہ تھا۔

لاؤڈ سپیکر

مرکزی لاؤڈ سپیکر کے علاوہ بلاک لیڈرز کے لئے چھوٹے میگا فون تیار کئے جائیں۔

صفائی

ٹٹیوں کا انتظام نہایت اچھا ہونا چاہیئے۔ خاکروب ہر وقت ڈیوٹی پر ہوں۔ فینائل کا انتظام ہو۔ پردہ کا انتظام تسلی بخش ہو۔

پہرہ

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے ماتحت کم سے کم افراد کی پہرے پر لگائے جائیں۔ تاکہ ۳ زیادہ خدام پروگرام میں شامل ہونے سے محروم نہ ہوں۔ مقابلوں میں شامل ہونے والوں کا مقابلوں کے دوران میں پہرہ نہ لگایا جائے۔ ہر پہرہ دار کو مفصل ہدایات ہونی چاہئیں۔ اور پھر سختی سے انکی پابندی کرائی جائے۔ پہرہ دار

[illegible]

188

Digitized By Khilafat Library Rabwah

افسوس۔ حضرت بابا نانک صاحب کی ایک مقدس یادگار تلف کر دیگئی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت بابا نانک صاحب کا اسلام سے تعلق ثابت کرنے کے سلسلہ میں ایسے زبردست اور ٹھوس عقلی اور نقلی دلائل پیش فرمائے ہیں۔ کہ جن سے کسی بھی محقق کو انکار نہیں ہو سکتا۔ حضور نے علاوہ سکھ کتب کے حوالجات پیش کرنے کے باوا صاحب کے بعض ان تبرکات کا بھی تذکرہ فرمایا۔ جو ایک عرصہ سے سکھوں کے قبضہ میں چلے آرہے تھے۔ اور ان تبرکات کے ذریعہ بھی حضرت بابا نانک صاحب کے اسلام پر روشنی ڈالی۔ چنانچہ حضور کا ارشاد ہے۔ کہ

"باوا صاحب کے تبرکات بھی جو اب تک ان کی اولاد کے حلقہ میں موجود ہیں۔ وہ تبرکات بھی زبان حال سے بیان کر رہے ہیں۔ کہ باوا صاحب اور ان کے جانشین درحقیقت مسلمان تھے۔ اور حکمت الٰہیہ سے وہ مخفی رہے۔ وہ تمام تبرکات باوا صاحب کے اسلام پر ایک عجیب شہادت ہے۔" (چشمہ معرفت صفحہ ۳۳۶)

منجملہ ان تبرکات کے حضور نے ایک تبرک باوا صاحب کا وہ پیش کیا۔ جو گورو ہر سہائے ضلع فیروزپور میں "بابے کی پوتھی" کے نام سے موسوم ہے۔ اور سکھ صاحبان کے قبضہ میں چلی آتی ہے۔ اور سکھ عقیدت کے ساتھ دور دراز سے اس کے درشنوں کے لئے آتے اور نذریں چڑھاتے ہیں۔ اس پوتھی کے بارہ میں ایک سکھ ودوان نے لکھا ہے۔ کہ:۔ "ضلع فیروزپور میں موضع گورو ہر سہائے کے سوڈھیوں کے پاس ایک پوتھی ہے۔ جس کے متعلق ان کا دعویٰ ہے۔ کہ یہی گورو نانک صاحب کی اصلی پوتھی ہے ...... موجودہ گورو صاحب کے ایک بھائی صاحب نے تھوڑے ہی دن ہوئے۔ کہ مجھے بتایا۔ کہ پوتھی چھوٹی تقطیع کے اوراق پر فارسی کتب کی طرح لکھی ہوئی ہے۔ کوئی تین سو اوراق ہیں۔ کہتے ہیں۔ کہ بہت سے لوگوں کو بلا کر پڑھنے کی کوشش کی گئی۔ لیکن کوئی اسکو پڑھنے میں کامیاب نہ ہو سکا۔" (پراچین بیڑاں صفحہ ۱۲ مترجم از گورمکھی)

اس پوتھی کے نہ پڑھ سکنے کا باعث یہ بیان کیا گیا ہے۔ کہ:۔ "گورمکھی اور شاستری جاننے والے جو اس پوتھی کو پڑھنے کے لئے بلائے گئے ہوں گے۔ وہ ضرور عربی یا شکستہ پڑھنے سے قاصر ہوں گے۔ حقیقت میں یہی سبب ان کے پوتھی نہ پڑھ سکنے کا ہے۔" (پراچین بیڑاں صفحہ ۱۲ مترجم از گورمکھی)

اس سے ظاہر ہے۔ کہ سکھ بوجہ عربی زبان سے ناواقفیت کے یہ معلوم نہ کر سکے۔ کہ حضرت بابا نانک صاحب کی یہ پوتھی اصل میں قرآن شریف ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جب اس کا علم ہوا۔ تو حضور نے اسکی پوری پوری تحقیق فرمائی۔ اور اپنے خاص خدام کا ایک وفد گورو ہر سہائے بھیجا۔ تا وہ اس پوتھی کی اصلیت معلوم کر سکیں۔ اس وفد نے جب وہاں پہنچکر تحقیق کی۔ تو اسے قرآن شریف پایا۔ حضور نے اس تحقیقات کے لئے اپنے جن خدام کو منتخب فرمایا۔ ان کے متعلق حضور فرماتے ہیں:۔ "ہماری جماعت کے معزز ارکان میں سے جس جس صاحب نے موقعہ پر پہنچکر اس قرآن شریف کی زیارت کی ہے۔ ان صاحبان کے نام یہ ہیں:۔

(۱) مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر اخبار بدر قادیان
(۲) مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے ایڈیٹر رسالہ ریویو آف ریلیجنز۔ قادیان۔ (۳) میرزا محمود احمد (میرا بڑا لڑکا) ایڈیٹر رسالہ تشحیذ الاذہان۔
(۴) سید امیر علی شاہ صاحب سب انسپکٹر جلال آباد
(۵) حکیم ڈاکٹر نور محمد صاحب لاہوری مالک کارخانہ ہمدم صحت لاہور۔ (۶) شیخ عبد الرحیم صاحب نومسلم (سابق جگت سنگھ) (۷) چودھری فتح محمد صاحب طالب علم گورنمنٹ کالج لاہور۔" (چشمہ معرفت صفحہ ۳۲۸)

اس وفد کی تحقیقات کے بارہ میں ایک مشہور سکھ ودوان سردار جی۔ بی سنگھ ریٹائرڈ ڈپٹی پوسٹماسٹر جنرل صوبہ سی۔ پی جن کی محققانہ طبیعت کے سردار جودھ سنگھ صاحب پرنسپل خالصہ کالج امرتسر بھی معترف ہیں۔ (خالصہ سماچار ۹؍ اگست ۳۵ء) اور جو خالصہ کالج سکھ نیشنل کالج۔ نیز چیف خالصہ دیوان کے مشہور رکن رہ چکے ہیں۔ (پریت لڑی جون ۳۵ء) میں تحریر فرماتے ہیں۔ "وفد کے تمام ممبر پڑھے لکھے تھے۔ قرآن جن کی زبان کی نوک پر تھا۔ پوتھی صاحب کو دیکھ کر اسکو قرآن شریف کہنے میں ان کو کوئی مغالطہ نہیں لگا۔" (پراچین بیڑاں مترجم از گورمکھی صفحہ ۱۸)

سردار صاحب موصوف نے یہ بھی تحریر کیا ہے۔ کہ میں نے اسی وفد کے ایک ممبر مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے سے ملاقات کر کے اس پوتھی کے بارہ میں ان کے خیالات بھی معلوم کئے ہیں۔ چنانچہ آپ نے لکھا:۔

"مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے ایل۔ بی لاہوری جماعت کے امیر ملت یا سرکردہ ہیں چھتیس برس ہوئے۔ کہ ایک وفد میں شامل ہو کر گورو ہر سہائے گئے تھے۔ ماڈل ٹاؤن کے نزدیک ہی مسلم ٹاؤن میں وہ رہتے ہیں۔ میں ان سے جا کر ملا۔ اور ان سے اس تحقیقات کا تمام قصہ زبانی سنا۔ مولوی صاحب نے مندرجہ بالا بیان کی تصدیق کی۔ اور کہا۔ کہ وفد یا ڈیپوٹیشن کو گورو صاحب پر کوئی بڑا دباؤ ڈالنے کی ضرورت پیش نہیں آئی تھی۔ جیسا کہ عام خیال ہے۔ اور یہ کہ انہوں نے اپنی آنکھوں سے یہ پوتھی دیکھی ہے۔ وہ قرآن شریف کی حمائل شریف تھی۔ کوئی سات انچ لمبی اور ساڑھے پانچ انچ چوڑی۔ لکھائی بہت خوبصورت اور نفیس چمکیلی سیاہی سے کی ہوئی تھی۔ حروف پر اعراب نہ تھے۔ مولوی صاحب کو ذرہ بھی شک نہیں۔ کہ پوتھی صاحب پورا پورا قرآن تھا۔ اور وہ اور کچھ نہ تھا۔ اور نہ اس میں قرآن شریف کے علاوہ کچھ اور تھا۔" (پراچین بیڑاں صفحہ ۱۷، ۱۸ مترجم از گورمکھی)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت بابا نانک صاحب کی اس پوتھی کو آپ کے اسلام کی دلیل قرار دیا۔ جیسا کہ حضور کا ارشاد ہے:۔

"اب ہم اس جگہ اس بات کے بیان کرنے سے خاموش نہیں رہ سکتے۔ کہ یہ قرآن شریف جو بابا نانک صاحب کے گدی نشین گوروؤں کے تبرکات میں نہایت عزت اور ادب کے ساتھ اب تک اس خاندان میں چلا آیا ہے۔ جس کی زیارت کے لئے صدہا کوس سے سکھ لوگ آتے ہیں۔ اور ہزارہا روپیہ بطور نذر چڑھاتے ہیں۔ یہ اس بات پر صاف دلیل ہے۔ کہ باوا صاحب اور نیز ان کے گدی نشین اور پیرو صدق دل سے قرآن شریف پر ایمان لاتے تھے۔ اور اسکو درحقیقت خدا کا کلام سمجھ کر اس کا ادب کرتے تھے۔ اگر کوئی شخص تجاہل کے رو سے اس کا انکار کرے۔ تو اس سے ہمیں کچھ غرض نہیں۔ لیکن بلاشبہ باوا صاحب اور ان کے گدی نشینوں کے اسلام پر یہ ایسا کھلا ثبوت ہے۔ کہ اس سے بڑھ کر متصور نہیں۔" (چشمہ معرفت صفحہ ۳۲۸)

اس کے علاوہ حضور اپنی آخری کتاب "پیغام صلح" میں تحریر فرماتے ہیں:۔ "جو شخص اس کے (یعنی حضرت بابا نانک صاحب کے) وہ تبرکات دیکھے جو ڈیرہ بابا نانک میں موجود ہیں۔ جن میں بڑے زور سے اس نے کلمہ لا الٰہ الا اللہ کی گواہی دی ہے۔ اور پھر وہ تبرکات دیکھے۔ جو بمقام گورو ہر سہائے ضلع فیروزپور میں موجود ہیں۔ جن میں ایک قرآن شریف بھی ہے۔ تو کس کو اس بات میں شک ہو سکتا ہے کہ بابا صاحب نے اپنے پاک دل سے اور پاک فطرت سے اس راز کو معلوم کر لیا تھا۔ جو ظاہری پنڈتوں پر پوشیدہ رہا۔" (پیغام صلح صفحہ ۱۲)

سکھ صاحبان کے ودوان بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس استدلال کی تائید کر رہے ہیں۔ چنانچہ مشہور ودوان سردار گوربخش سنگھ صاحب بی۔ ایس۔ سی۔ ای ایڈیٹر رسالہ "پریت لڑی" تحریر فرماتے ہیں:۔

"اس پوتھی کا جب جماعت احمدیہ کے ایک وفد نے ملاحظہ کیا۔ تو انہوں نے گورو نانک صاحب کے مسلمان ہونے کا یقینی ثبوت پبلک میں پیش کیا۔ گورو ہر سہائے کے سوڈھیوں نے یہ مشہور کیا ہوا تھا۔ کہ یہ پوتھی گورو نانک صاحب ہر وقت اپنے ساتھ رکھا کرتے تھے۔" (پریت لڑی جون ۳۵ء صفحہ ۲۴ مترجم از گورمکھی)

سردار صاحب موصوف نے اس پوتھی کو بابا نانک صاحب کے اسلام کا یقینی ثبوت تسلیم کرتے ہوئے لکھا۔ "اپنے پنتھ کو بے عقل مجاوروں سے بچانے کے لئے کوئی پنتھک تجویز سوچنی چاہیئے۔" (پریت لڑی جون ۳۵ء صفحہ ۲۴ گورمکھی)

اسی طرح سردار جی۔ بی سنگھ صاحب فرماتے ہیں:۔ "اگر وہ پوتھی سچ مچ گورو نانک صاحب کی ہو اور وہ قرآن شریف جیسا کہ احمدیوں نے بتایا ہے۔ تب سکھ اپنی بے عقلی کے باعث گورو نانک صاحب کو پکا مسلمان ثابت کر رہے ہیں۔ بھائی گورداس صاحب نے بھی "کتیب کچھ" لکھا ہے۔ جس کے معنے حمائل شریف کئے جا سکتے ہیں۔ حمائل چھوٹی تقطیع کے قرآن شریف کو کہتے ہیں۔ جس کو بوجہ ہلکا ہونے کے مسلمان غلاف میں ڈال کر بغل میں لٹکا لیا کرتے ہیں۔" (پراچین بیڑاں صفحہ ۲۰ گورمکھی)

گورو ہر سہائے کی پوتھی قرآن شریف تھی۔ اور وہ حضرت بابا نانک صاحب کی ایک مقدس یادگار تھی۔ جسے محفوظ رکھنا ان کا فرض تھا۔ لیکن افسوس کہ سکھوں نے حضرت بابا نانک صاحب کے اس نہایت عظیم الشان تبرک سے فائدہ اٹھانے اور ان کے صحیح مسلک پر چلنے کی بجائے اس کو تلف کرنا ضروری سمجھا۔ چنانچہ سردار جی۔ بی سنگھ صاحب لکھتے ہیں:۔ جب میں نے اپنے ایک دوست کے ذریعہ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اس بات کی تحقیق کرائی۔ کہ گورو ہر سہائے میں جو پوتھی "بابے کی پوتھی" کے نام سے مشہور ہے۔ وہ اصل میں کیا ہے۔ تو معلوم ہوا۔ کہ وہ قرآن شریف نہیں۔ بلکہ گورو گرنتھ صاحب کا ایک نسخہ ہے۔ جو سکھوں کے ساتویں گورو گورو ہر رائے صاحب کے زمانہ کا نوشت ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ "قرآن شریف کے ایک قلمی نسخہ کا گرنتھ صاحب بن جانا ایک معجزہ ہے۔ جو احمدیوں کی تحقیقات کے اخباروں میں آجانے کے بعد ۱۹۰۸ء سے اپریل ۱۹۱۲ء تک کے عرصہ میں کسی وقت چپ چاپ ہو گیا ہے۔ لیکن اس معجزہ میں ایک کمی رہ گئی ہے اور وہ یہ ہے کہ کوئی اور پرانی پوتھی رکھنے کی بجائے گورو گرنتھ صاحب کو رکھ دیا گیا ہے"۔ (دیرا چین بیڑاں ص۲۱ گورمکھی)

اس سے ظاہر ہے۔ کہ متعصب سکھوں نے جہاں اپنی کتب میں بے حد رد و بدل کیا۔ وہاں اس مقدس یادگار قرآن شریف کو بھی تلف کر دیا۔ جو نہایت ہی قابل افسوس بات ہے۔ سکھوں نے قرآن شریف کی بجائے گورو گرنتھ صاحب رکھ تو دیا۔ لیکن یہ کسی نے بھی نہ سوچا۔ کہ گورو گرنتھ صاحب تو حضرت بابا نانک صاحب کی وفات سے نصف صدی بعد مرتب ہوا۔ اور گورو ہر رائے صاحب کا زمانہ حضرت بابا نانک صاحب سے ایک صدی بعد ہے۔ ان کے زمانہ میں لکھا گیا۔ گرنتھ صاحب کا نسخہ حضرت بابا نانک صاحب کی پوتھی کیوں کر کہلا سکتا ہے اور ان کی یادگار کے طور پر کیوں کر رکھا جا سکتا ہے۔ سردار جی بی سنگھ صاحب کو بھی یہ بات کھٹکتی ہے اور ہر عقل اور سمجھ رکھنے والے کو ضرور کھٹکے گی۔ اور وہ وہی کہے گا جو سردار جی بی سنگھ نے کہا کہ

"گرنتھ صاحب کی ایک جلد بابا نانک کی پوتھی نہیں ہو سکتی ...... گورو گرنتھ صاحب کی کسی نقل کے بارے میں اس قسم کا دعویٰ کیا ہی نہیں جا سکتا"۔ (دیرا چین بیڑاں ص۲۱ گورمکھی)

"بابے کی پوتھی" گورو گرنتھ صاحب تھی یا قرآن شریف اس بارہ میں مندرجہ ذیل حوالہ بھی کافی روشنی ڈالتا ہے:۔

"عقیدتمندوں کو بھرمانے کے لئے قرآن شریف کے قلمی نسخہ کی ایک کاپی کو رومالوں میں لپیٹ کر رکھا ہوا تھا جس کے درشن ایک ایک روپیہ کر کے کروائے جاتے تھے"۔ (پریت لڑی جولائی ۱۹۴۵ء ص۲۲)

ہم سکھوں سے کہتے ہیں کہ اگر ان کو حضرت بابا نانک صاحب کے ان مقدس تبرکات سے اس قدر نفرت ہو گئی ہے کہ وہ ان کو تلف کرنے کے درپے ہو گئے ہیں۔ تو وہ تمام تبرکات ہماری جماعت کے حوالہ کر دیں۔ ہم ان کو انکی مناسب قیمت بھی ادا کر دیں گے۔ اور نہایت احترام کے ساتھ محفوظ رکھیں گے۔ (عباد اللہ گیانی ڈلہوزی)

مژدہ مژدہ مژدہ

پانی کر دے علوم قرآں کو ــــــ گاؤں گاؤں میں ایک رازی بخش

مذکورۃ الصدر شعر حضرت مصلح موعودؓ کی پاکیزہ خواہش اور تڑپ کا آئینہ دار ہے۔ جس کا عملی جواب ہر شہر ہر گاؤں اور ہر گھرانے کے افراد نے قرآن مجید کا ترجمہ سیکھ کر دینا ہے ــ آپ بڑی آسانی اور جلدی سے اپنے زیر اثر افراد کو خواہ وہ بچے ہوں یا بوڑھے مرد ہوں یا عورتیں ہمارے تیار کردہ زیر طبع

ترجمۃ القرآن

جلد اول ــــــ بطرز جدید

کے ذریعہ گھر بیٹھے بغیر استاد کی مدد کے ترجمہ سکھا سکتے ہیں نمونہ ترجمہ حسب ذیل ہے۔

وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا

وَ	اِنْ	كُنْتُمْ	فِيْ	رَيْبٍ	مِنْ	مَا	نَزَّلْنَا
اور	اگر	ہو تم	میں	شک	سے	اس جو	اتارا ہم نے

اگر تم اس سے شک و شبہ میں ہو۔ جو ہم نے اوتارا

ہر آیت کے ہر لفظ کا اجزاء اور ترجمہ دیدیا گیا ہے جسے ایک بچہ بھی آسانی سے یاد کر سکتا ہے۔ یہ اطفال خدام انصار احمدیہ اور مستورات کا زیادہ سے زیادہ سہ ماہہ اور کم سے کم ایک ماہ کا کورس ہے۔ کورس ۲ع از ابتداء پارہ دوم تا اختتام سورہ بقرہ مرتب کیا جا رہا ہے۔ جلد اول ۲۰×۲۶ سائز کے ۸۸ صفحات پر مشتمل ہے کتابت بطرز یسرنا القرآن۔ طباعت عمدہ۔ کاغذ سفید۔ ہدیہ غیر مجلد عہ / جلد دوم عہ ہر دو کا ہدیہ پیشگی دینے والوں سے دو روپے۔ محصول ڈاک چھ آنہ۔ (نوٹ) کاغذ کی کمیابی کی وجہ سے تھوڑی تعداد میں چھپوایا جا رہا ہے فوری اطلاع دینے والوں کو ترجیح دیجائے گی۔ اپنے لئے مطلوبہ نسخے ریزرو کرالیں۔

خاکسار:۔ طالب دعا عبد الرحمن مبشر مولوی فاضل منیجر مکتبہ لٹریچر رحمانیہ قادیان

ضرورت رشتہ

باجازت امور عامہ

خاکسار کو اپنے ایک عزیز کے رشتہ کی ضرورت ہے۔ لڑکا اس وقت ایر فورس میں -/۶۰ روپے ماہوار پر ملازم ہے۔

عزیز موصوف مولوی فاضل و میٹرک پاس ہے۔ لڑکی نیک سیرت خوش اخلاق اور تعلیم یافتہ ہو۔

خاکسار

ابو العطاء جالندھری قادیان

ضرورت ہے

ایک عام دیواری بورڈ لکھنے والے پینٹر کی ضرورت ہے۔ جو ہاگورا مکسچر کے پروپیگنڈے کیلئے شہر بشہر خوشخط دیواری بورڈ لکھ سکے خواہشمند دوست کم از کم تنخواہ جس پر وہ گزارہ کر سکتے ہوں لکھیں۔ کام دیکھنے کے بعد ترقی دی جا سکتی ہے

ایس ایم عبد اللہ احمدی

ہاگورا ورکس وزیر آباد پنجاب

ان احباب کی توجہ کیلئے جن کو اخبار باقاعدہ نہیں ملتا

روزانہ ڈاک میں کسی نہ کسی دوست کی طرف سے یہ شکایت موصول ہو جاتی ہے کہ اخبار باقاعدہ نہیں ملتا۔ بعض اوقات دو دو تین تین پرچے اکٹھے ملتے ہیں۔ اور بعض ملتے ہی نہیں۔ ایسی شکایات اکثر E.A.C جو کے علاقہ سے آتی رہتی ہیں۔ ایسے جملہ احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جہاں تک اس دفتر کا تعلق ہے پوری کوشش اور احتیاط کے ساتھ ہر خریدار کو روزانہ پرچہ ارسال کیا جاتا ہے۔ اور اس بات کی ہر ممکن کوشش کیجاتی ہے کہ کسی کا پرچہ رہ نہ جائے۔ اور پورے وثوق کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ یہ بے قاعدگی رستہ میں ہوتی ہے۔ اس لئے ایسے تمام احباب سے گزارش ہے کہ وہ اس صورت حال کی اصلاح کے لئے دفتر سے اس رنگ میں تعاون کریں کہ پرچہ کے بے قاعدہ ملنے یا نہ ملنے کے ہر واقعہ کی اطلاع P.M.G لاہور کو لکھ کر بھجوا دیا کریں۔ ایسی شکایات پر ٹکٹ لگانے کی ضرورت نہیں۔ امید ہے احباب اس طرف ضرور توجہ فرمائیں گے۔ (خاکسار منیجر الفضل)

"الفضل" کی ایجنسیاں

لاہور۔ امرتسر۔ پٹیالہ۔ سیالکوٹ۔ گجرات وغیرہ تمام بڑے بڑے شہروں میں "الفضل" کی ایجنسیاں قائم کرنے کی تجویز ہے۔ جو دوست اس کام کو کرنا چاہیں۔ وہ فوراً مجھے اپنے پتہ سے مطلع کریں۔ بعض مقامات پر تو اس کام کو ایک مستقل پیشہ کے طور پر اختیار کیا جا سکتا ہے اور اس سے خاطر خواہ گزارہ ہو سکتا ہے۔ جماعت کے عہدہ داران کی خدمت میں التماس ہے کہ اس کام کے لئے موزوں دوستوں کو تیار کریں۔ (منیجر الفضل)

اخبار "الفضل" کی ترقی

اخبار الفضل کی ترقی کی ایک موثر صورت یہ ہے۔ جن دوستوں کی خدمت میں وی پی بھیجے گئے ہیں۔ وہ انہیں وصول فرمالیں اور واپس کر کے دفتر کو نقصان نہ پہنچائیں۔ اس صورت میں دفتر کے نقصان کے ساتھ ان کو بھی بہت بڑا نقصان ہوگا۔ کیونکہ وہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے روح پرور اور ایمان افروز خطبات ملفوظات اور ارشادات سے محروم ہو جائیں گے۔ (منیجر)

حب اٹھرا چیرٹرڈ

اٹھرا کا مجرب علاج

جو مستورات اسقاط کی مرض میں مبتلا ہوں یا جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ ان کے لئے حب اٹھرا رجسٹرڈ نعمت غیر مترقبہ ہے۔ حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولوی نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ شاہی طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کا تجویز فرمودہ نسخہ تیار کیا ہے۔ حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال سے بچے ذہین۔ خوبصورت۔ تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتے ہیں۔ اٹھرا کے مریضوں کو اس دوا کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ ۱؎ مکمل خوراک گیارہ تولہ ایک دم منگوانے پر بارہ روپے ۱۲؎

حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولانا نور الدین خلیفۃ المسیح اول رضہ

دواخانہ معین الصحت قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

درخواست دعا میری ہمشیرہ امۃ الرشید بیگم ایک سال سے بیمار ہے بطبی مشورہ کے ماتحت اب ڈلہوزی بھیجا گیا ہے۔ مگر ابھی تک کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ احباب جماعت سے خصوصاً صحابہ کرام سے درخواست ہے کہ اس مبارک مہینہ میں ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں
مرزا منصور احمد واقف تحریک جدید

یہ ہیں ان کی چالیں
اِن سے انھی کو پچھاڑ کھائیے

اِن خاتون نے بالکل ٹھیک کہا۔ دکاندار غلط کہتا ہے۔ پچھلی مہنگائی کا بہانہ کرکے اس وقت کنٹرول کے داموں سے زیادہ قیمت نہیں لی جا سکتی

بلیک مارکیٹ سے ہرگز نہ خریدیئے
اس طرح بلیک مارکیٹ کا خاتمہ ہو جائیگا

ہمارے ساتھ معاملہ کرنے میں آپکو سو فیصدی فائدہ ہے

تازہ مال — ارزاں — عمدہ — اعلیٰ — اور مضبوط
قیمتیں کنٹرول ریٹ سے بھی کم

جنرل سروس کمپنی قادیان

الیکٹریکل انجنیرز — گورنمنٹ کنٹریکٹرز — بلڈنگ انجنیرز

سیمنٹ سٹاکسٹس

ہارڈویر ڈیلرز — جنرل مرچنٹس اینڈ کمیشن ایجنٹس

وائرنگ اور بجلی کے کام کی ہر قسم کی مرمت تسلی بخش کی جاتی ہے۔ موٹریں پنکھے اور ہاؤس وائرنگ ہر قسم۔ اُجرت معمولی

آئلز۔ گریس۔ صابن۔ چائے۔ عمارتی سامان ہر قسم اور رنگ و روغن وارنش عمدہ ارزاں قیمت پر

سیمنٹ حسب ضرورت مہیا کیا جاتا ہے

چیپ سیمنٹ نیو ماڈرن ہاؤسز

یعنی سستے۔ خوبصورت ہوادار مکان۔ خوشنما بنگلے۔ نئے اور اعلیٰ ڈیزائن

ہر قسم کے ڈرائنگ — اسٹیمیٹ — اور سامان عمارت

چونکہ اب جنگ ختم ہو چکی ہے۔ پابندیاں اُٹھائی جارہی ہیں سامان ملنے شروع ہو رہے ہیں۔ آپ اپنی پہلی فرصت میں اپنے مکانات کے ڈیزائن اور تخمینے تیار کرالیں۔ تاکہ سب سے پہلے شروع ہونے والی عمارتوں کی فہرست میں آپ کا نام بھی آجائے

کام عمدہ اور اعلیٰ ہونے کی سو فیصدی گارنٹی دیجاتی ہے

سکنی اراضیات کی خرید و فروخت

پر نہایت ہی معمولی کمیشن لیا جاتا ہے۔ غرضیکہ ہمارے ساتھ معاملہ کرنے میں آپ کو

سو فیصدی فائدہ ہے

المشتہر
(صاحبزادہ) مرزا منصور احمد پروپرائٹر جنرل سروس کمپنی قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

۲۹ رمضان المبارک والی دعا کی فہرست

احباب کے خطوط سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ پچھلے ایام کی رمضان مبارک کی دعا حاصل کرنے کے لئے اپنے عہد کو پورا کرنے میں مصروف عمل ہیں پس ہر جماعت کا سیکرٹری یا امیر یا پریذیڈنٹ اور اسکے افراد پوری سعی فرماویں کہ وہ اپنے وعدوں اور رقوم ۲۹ رمضان المبارک تک مرکز میں بھیج دیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق [illegible]

نئی دہلی ۲۲ اگست۔ ملک کے کئی حصوں میں خوراک اور کھانڈ کا راشننگ ۱۹۴۶ء کے اوائل میں بند کر دیا جائیگا۔ اور ۱۹۴۷ء کے خاتمہ تک راشننگ ملک کے کسی حصہ میں نہ رہیگا۔ اس وقت تک ایک لاکھ کی آبادی سے اوپر کے ۵۰ شہروں میں خوراک اور کھانڈ کا راشننگ شروع ہو چکا ہے۔

مدراس ۲۲ اگست۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ مدراس گورنمنٹ اس بات کا انتظام کر رہی ہے۔ کہ ستمبر کے اوائل میں مدراس سے کچھ سویلین انڈیمان آباد ہونے کے لئے بھیجے جائیں۔

ماسکو ۲۲ اگست۔ ماسکو ریڈیو نے اعلان کیا۔ کہ سپین کے لوگ اپنی آزادی کی لڑائی کے لئے تیاریاں کر رہے ہیں۔ اب جبکہ ساری دنیا میں فاسزم کا خاتمہ ہو چکا ہے۔ سپین میں فاسزم کو زندہ رہنے دینا اس امر کے مترادف ہے۔ کہ دنیا کے امن کے لئے جس کے لئے گذشتہ چھ سال سے خون خرابہ ہو رہا تھا۔ براہ راست خطرہ کو زندہ اور باقی رہنے دیا جائے۔

لاہور ۲۲ اگست۔ جذام کا مرض جو اب تک لاعلاج خیال کیا جاتا تھا۔ ان تجربات کی روشنی میں جو پنجاب گورنمنٹ کے محکمہ حفظان صحت نے گذشتہ چند سالوں میں کئے ہیں۔ لاعلاج نہیں رہا۔ ان الفاظ میں پبلک ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے ماہر جذام ڈاکٹر الیس۔ الیس جیکاریہ نے اس ضمن میں پنجاب گورنمنٹ کی سرگرمیوں پر تبصرہ کیا۔

پیرس ۲۲ اگست۔ پیرس میں لوگوں کی بھوک ابھی

حب جند

یہ گولیاں اعصابی اور دماغی کمزوری کے لئے بے حد مفید ہیں۔ ہسٹریا۔ مراق کے لئے نہایت مجرب ثابت ہوئی ہیں۔ قیمت ۱۸ عدد گولیاں صرف اٹھارہ روپے

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

دور نہیں ہوئی۔ اکثر گلیوں میں انسانوں اور جانوروں کی لاشیں دیکھی جاتی ہیں۔

پیرس ۲۲ اگست۔ پیتاں کا جیل میں روزانہ پروگرام یہ ہے۔ وہ صبح سات بجے اٹھتا ہے۔ اور اپنے جیل کی کوٹھڑی کی صفائی کرتا ہے۔ بستر ٹھیک نہ کرنے پر اسے عام طور پر جھاڑ ڈالی جاتی ہے۔ ساڑھے سات بجے اسے ایک ایلومینیم کے برتن میں مصنوعی کافی دی جاتی ہے۔ صبح وہ جیل کی کوٹھڑی میں ٹھنڈے پانی سے نہاتا ہے۔ اور بغیر کالر کے قمیص پہن لیتا ہے۔ جیل کی خوراک اسکی پہلی خوراک سے بہت مختلف ہے۔ اس لئے اس کی گردن پر ایک پھوڑا نکل آیا ہے۔ ایک گھنٹہ کے لئے اس کو ورزش کرائی جاتی ہے۔ اس کی جیل کی کوٹھڑی میں صرف دو کمبل ایک میلی چادر ایک میز اور ایک کرسی ہے۔ اور صرف ایک لیمپ ہے۔ وہ اپنے کھانے کے برتن خود صاف کرتا ہے۔ دوپہر کے بعد اسے ایک سگریٹ دیا جاتا ہے۔ نو بجے رات کے بعد اسکی کوٹھڑی کا لیمپ بجھا دیا جاتا ہے۔

واشنگٹن ۲۲ اگست۔ ایک جاپانی اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ اتحادیوں کے جاپان میں اترنے کا کیا انتظام کیا گیا ہے؟ امریکن اور برطانوی فوجیں ہوائی جہازوں سے ۲۶ تاریخ کو بروز اتوار خاص جاپان پر اترنا شروع ہونگی۔ اور ٹوکیو کے پاس ایک وسیع میدان میں قیام کریں گی۔ جاپانی فوجیں ٹوکیو کا علاقہ جلد سے جلد خالی کر دینگی۔ ۲۸ تاریخ کو جنرل میکارتھر بھی ٹوکیو کی خلیج میں پہنچ جائینگے۔ اور ۳۱ اگست کو اسی خلیج میں ایک امریکن جہاز پر جاپانی نمائندے ہتھیار ڈالنے کے عہدنامہ پر دستخط کریں گے۔ ایک بڑا بیڑا بھی خلیج ٹوکیو میں پہنچ جائیگا۔ جاپانی فوجیں جسقدر بھی جلدی ممکن ہو سکا۔ خلیج [illegible] خالی کر دینگی۔

واشنگٹن ۲۲ اگست۔ کل رات واشنگٹن کے فوجی افسروں نے بتایا۔ کہ جو سپاہی جاپان کی چھاؤنیوں اور بندرگاہوں پر قبضہ کرنے کے لئے اترینگے۔ ان کی تعداد ۲½ لاکھ کے قریب ہوگی۔ اور وہ ساحل پر اترتے ہی رسد گاہوں۔ فوجی ٹھکانوں۔ ہوائی اڈوں اور بندرگاہوں پر قبضہ کر لینگے۔ یہ فوجیں توپوں کی حفاظت میں اتاری جائینگی۔

چنگکنگ ۲۲ اگست۔ چین کا جاپانی کمانڈر جنرل چیانگ کائی شیک کے ہیڈ کوارٹر میں پہنچ گیا ہے۔ وہ جاپانی فوجوں کو ہتھیار ڈالنے کی ہدایات دیگا۔ برطانوی بیڑہ بھی عنقریب ہانگ کانگ میں پہنچکر جاپانی فوجوں سے ہتھیار رکھوائے گا۔

پیرس ۲۲ اگست۔ کل جنرل ڈیگال نیوزی لینڈ پہنچے۔ آج صدر ٹرومین سے ملاقات کرنے کے لئے واشنگٹن پہنچ جائینگے۔

لنڈن ۲۲ اگست۔ حکومت برطانیہ نے بلغاریہ گورنمنٹ کو ایک نوٹ بھیجا ہے۔ کہ اگر اس نے آج کل انتخاب کر لیا۔ تو برطانوی گورنمنٹ اسے جمہوری انتخاب نہیں سمجھے گی۔

لنڈن ۲۲ اگست۔ ایٹم بم کے متعلق جانچ پڑتال کرنے کے لئے حکومت برطانیہ نے ایک ریسرچ کمیٹی قائم کی ہے۔ جس کے چیئرمین سر جارج انڈرسن ہوں گے۔

واشنگٹن ۲۲ اگست۔ حکومت امریکہ نے کل سے ادھار پٹہ پر سامان جنگ دینا بند کر دیا ہے۔

لاہور ۲۲ اگست۔ مسلم لیگ کے جنرل سیکرٹری نواب زادہ لیاقت علی نے تمام صوبائی لیگوں سے کہا ہے۔ کہ چونکہ انتخابات ہونے والے ہیں۔ اس لئے انہیں چاہیئے۔ کہ وہ جلد سے جلد پارلیمنٹ بورڈ بنائیں۔

مانٹیگو ۲۲ اگست۔ آج چلی کی گورنمنٹ نے امریکہ کو اطلاع دے دی۔ کہ وہ امریکن گورنمنٹ کو دفاعی مقاصد کے لئے کوئی علاقہ دینے کو تیار نہیں ہے۔

لاہور ۲۲ اگست۔ سونا ۶۶/- چاندی ۱۲۰/- پونڈ ۴۲/- امرتسر سونا ۶۸/- چاندی ۱۲۰/- پونڈ ۴۲/-

بھاگلپور ۲۲ اگست۔ دریائے کوسی میں زبردست طغیانی آگئی ہے۔ اور تقریباً ۳۵۰ دیہات زیر آب ہو گئے ہیں۔ اور اس علاقہ کی آبادی کئی دن سے بھوکی ہے۔ علاقہ بھر میں ملیریا پھیل گیا ہے۔

— مسٹر عبدالقیوم خاں مسلم لیگ میں شامل ہو گئے ہیں۔ اس کا پتہ مسٹر جناح کے ساتھ ان کی خط وکتابت سے لگا۔

چوہدری خلیل احمد صاحب کی دہلی سے روانگی

نئی دہلی ۲۲ اگست۔ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب بقاپوری بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ کہ چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر کا کل رات یہاں نہایت پرتپاک خیر مقدم کیا گیا اور آج صبح اللہ اکبر کے نعروں کے درمیان کلکتہ کے لئے روانہ ہو گئے۔ انہیں الوداع کیا گیا۔ اور کلکتہ کے احمدیوں کو بذریعہ [illegible]

کراچی ۲۲ اگست۔ حکومت سندھ کے وزیر داخلہ سر غلام علی خاں تالپور نے ایک انٹرویو میں کہا۔ حکومت سندھ نے مختص زبان کی ستیارتھ پرکاش کی درآمد پر پابندی عاید کر رکھی ہے۔ وہ برقرار رہے گی۔ اور کچھ ہی کیوں نہ ہو۔ اسے ہٹایا نہیں جائیگا۔

لنڈن ۲۲ اگست۔ جاپان کے سمندر میں چونکہ موسم خراب ہے۔ اس ٹھیک طور پر نہیں بتایا جا سکتا۔ کہ جاپان پر اتحادی فوجیں کب اتریں گی۔ لیکن ٹوکیو نے جو اعلان کیا ہے۔ اس میں لکھا ہے۔ کہ اتوار کو خاص جاپان پر فوجیں اترنی شروع ہو جائینگی۔

واشنگٹن ۲۲ اگست۔ جاپان میں اترنے والے چھاتہ سپاہی سب سے پہلے ٹوکیو کے شہری علاقہ اور اردگرد کے چند مقامات پر قبضہ کرینگے۔ اس علاقہ کے متعلق اعلان کر دیا گیا ہے۔ کہ لوگ ہمیشہ کی طرح اپنے کام کاج میں مصروف رہیں۔

چنگکنگ ۲۲ اگست۔ کل جاپانی ڈیلیگیشن صلح کی شرائط پر دستخط کرنے کے لئے یہاں پہنچ گیا ہے۔

ماسکو ۲۲ اگست۔ منچوریا میں رسمی طور پر جاپانیوں نے ہتھیار ڈال دیئے ہیں۔ اس وقت تک ۲۵ ہزار جاپانی گرفتار کئے گئے ہیں۔ جن میں چار جرنیل بھی شامل ہیں۔

فاروق ایجنسی کے تحفے

ایک روپیہ میں آٹھ سیپارہ قرآن مجید

بطرز یسرنا القرآن

پہلا منزل
دوسرا معرا
تیسرا معرا
چوتھا معرا
پانچواں معرا

صرف ایک روپیہ میں آٹھ کتب نایاب

تجلیات رحمانیہ
بہائیوں کا انجام
پیدائش عالم
تنبیہ زبان دراز

رشید احمد خان منیجر فاروق بلڈنگ قادیان